مدنی شیخ کی مجلس میں

جامع و مرتبہ

احقر سمیع الحق عفرلہ بزمانہ قیام مدینہ ۱۳۸۳ھ

مقام

مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

زمانۂ ملفوظات

۲۷ رمضان المبارک تا ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

ـــــ گذشتہ سے پیوستہ ـــــ

فرمایا: پیری مریدی کا اصل مقصد تو شریعت پر لگانا اور حضورؐ کی صحیح محبت اور اتباع سنت پیدا کرانا ہے اگر ایسا پیر مل جائے تو لائق ہے پیری کے۔ بشرطیکہ اس کی زبان میں اثر ہو اگر ایسا پیر چپ اور خاموش بھی بیٹھا ہے تب بھی فیض سے خالی نہیں ہوتا من لم ینفعہ سکوتنا لم ینفعہ کلامنا۔ یہ ہمارے بزرگوں کا مقولہ ہے، یعنی جنہیں ہماری خاموشی سے فائدہ نہ ہو انہیں ہماری باتوں سے بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ لان القلب یأخذ من القلب والطبع یأخذ من الطبع۔ تاجر کے ساتھ بیٹھو گے تو تجارت کا شوق ہوگا، تاجر کے اثرات دل میں منعکس ہو جائیں گے شرابی کے ساتھ بیٹھو گے تو اس کے اثرات قلب پر پڑیں گے، الصحبۃ مؤثرۃ صحبت بہر حال موثر ہے، الحمدللہ آج میری طبیعت ٹھیک ہے۔ آرام ہے تو یہ چند باتیں خدمت میں عرض کیں۔

فرمایا: دنیا فانی ہے موت سر پر ہے، انسان کو محتاط رہنا چاہیئے نہ علم پر غرور ہو نہ مال پر نہ تقویٰ و شیخی پر نہ دنیا پر کہ یہ سب چیزیں کچھ بھی نہیں عمل ضروری ہے، باتوں سے کام نہیں چلتا۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی — کہ اندریں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست

علم وہ ہے جس سے عمل پیدا ہو، عمل وہ ہے جس میں اخلاص کی جان ہو، اخلاص وہ ہے جس سے خوف و خشیت پیدا ہو، اور اگر خوف پیدا ہو تو عجز و درماندگی ہوگی، سوئے گا تو جلدی اٹھ کر روئے گا اور

گڑگڑائے گا، بدن پہ ہر وقت خوف طاری ہوگا۔ انا عند المنکسرۃ قلوبھم۔

فرمایا: ایسا علم جس میں صالحین اور سب پر تنقید ہی تنقید ہوتا ہی ہے، اپنے نفس پہ بدظنی کرتے رہو۔

مرا پیر دانان و مرشد شہاب دو اندرز فرمودہ (؟) آب

خودی کے بت کو توڑ دو، یہاں لوگ حج کرنے آکر اوروں پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں ـــــ تمہیں کیا ـــ اپنا کام کرتے رہو۔ یہاں شیاطین بھی اچھی طرح گمراہ کراتے ہیں، یہ تو امتحان اور عشق کا سفر ہے، ادب کا مقام ہے، ہم تو عبید الامتنان ہیں نہ کہ عبید الامتحان۔

فرمایا: سلوک آجکل کہاں ہے، کرنے والے کہاں ہیں، ہماری تو صرف تبلیغ ہے، ہمارے ایک سید صاحب ہیں مکہ معظمہ میں میں نے ان سے ذکر کی حالت پوچھی، کہا بریانی زردے کھاتے ہیں، مجاہدہ کہاں ہوتا ہے۔ شاہ غلام علی دہلوی نے فرمایا کہ لفظ فقیر میں چار حروف ہیں ف میں فاقہ کیطرف اشارہ ہے تو فاقہ کشی کہاں ہے، ق میں قناعت کیطرف تو قناعت ہم لوگوں میں کہاں ہے، ی میں یاد حق کی طرف اور ر میں ریاضت کی طرف اشارہ ہے، تو وہ بھی نہیں اگر فاقہ کرلیا تو فضل رب حاصل ہوگا تو وہی ف فضل بن جائے گا۔ اگر قناعت کی تو قرب حق حاصل ہوگا، یاد حق میں لگا رہا تو اس کو بھی یاد حق حاصل ہوگی، اور ر سے رحمت کا مستحق ہوگا۔ ورنہ ف فضیحت ق قباحت ی یاس اور ر رسوائی کا موجب بن جائے گی۔

فرمایا: ہم نے تبلیغ کو ایک ذریعہ بنا دیا ہے اصلاح کا، ورنہ سلوک کہاں سلوک والے لوگوں کو ٹالتے تھے کہ استخارہ کرو جاؤ غور و فکر کرکے بیعت کی رائے قائم کرو ـــــ مگر ہم پھنساتے ہیں اور خود بلاتے ہیں تاکہ کسی طرح ادھر آجائے اور جس کدھر اس راستہ سے اصلاح ہوتی ہے بندگان حق کے ذریعہ سے۔ زبانی تعلیم سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا صحبت اور حال سے تاثر ہوتا ہے۔ صحیح طبیعت والے کے قلب سے صحیح اثرات کا انعکاس ہوگا، بری طبیعت سے برے اثرات کا انعکاس ہوگا، اس لئے ذکر اور صحبت صحیح اس زمانہ میں حفظ ایمان کے لئے ضروری چیز اور بہترین سامان ہے۔

فرمایا: یہ بیعت ابتدائے اسلام سے خاص و عام (علماء و عوام) میں جاری رہی، ہر عصر ہر زمانہ ہر قرن میں اہل اللہ کے ہاتھ پر علماء اور عوام نے بیعت کی ہے یہ بیعت بیعت توبہ ہے۔ ایسے شیخ کو تلاش کرے جو عالم شریعت ہو باعمل ہو، آمر بالمعروف ناہی عن المنکر ہو،

اچھی باتوں کا بتلانے والا ہو اور اس کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ چکا ہو، تمام ظاہری باطنی چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کراتے اور بیعت کرنے والا آئندہ زندگی کے لئے اس بات کا وعدہ کرے کہ جہاں تک ہو سکے زندگی میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کروں گا۔ اور خلاف شرع کوئی کام نہ کروں گا۔ مقصد اس بیعت سے قرب حق و رضائے حق ہے، تاکہ آئندہ زندگی سنت اور شریعت والی زندگی ہو تاکہ خاتمہ ایمان پر ہو، باایمان اس دنیا سے چلا جائے، اگر صغیرہ گناہ پر مداومت کی جائے وہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے۔ انگریزی بال رکھنا، ڈاڑھی منڈانا سب گناہ ہیں۔

ایک شخص کو بیعت کرتے وقت فرمایا: پاکستانی زمین بڑی عجیب ہے، بڑی سرسبز ہے، قبولیت کی صلاحیت رکھتی ہے، لوگوں میں انابت اور توبہ کا جذبہ موجود ہے۔

فرمایا: ایک مجلس میں ایک صاحب مودودی جماعت کے امیر تھے، میرے سامنے اسکی اور جماعت کی بڑی تعریفیں کرنے لگے میں نے ڈانٹ دیا کہ اتنی تیز باتیں مت کرو، سیاست تو ہمارا دین ہے، دین پر چلنا ہی سیاست ہے، افراد کی اصلاح کرو تو سیاست خود بخود ٹھیک ہو جائے گی، مودودی کا کام مجھے تبلاؤ اور میں ایسے بیشمار ایک ایک فرد کی مثالیں پیش کرتا ہوں کہ ان کے ایک جگہ جانے سے سینکڑوں کی اصلاح ہو جاتی ہے، ڈاڑھی چھوڑنے لگتے ہیں، گناہوں سے تائب ہو جاتے ہیں، تم مجھے تبلاؤ کہ مودودی صاحب نے کسی ایک کی بھی اصلاح کی کہ اس کا ظاہر بھی شریعت کے مطابق ہو جائے، سب ڈاڑھی کٹے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے محمدی ڈاڑھی چاہئے، مودودی ڈاڑھی نہیں۔ مودودی کسی امام کا معتقد نہیں کسی ایک بزرگ کا معتقد نہیں اس نے صحابہؓ تک کو تنقید سے نہیں چھوڑا۔ تو میں نے کہا کہ ایسے شخص کی اتنی تعریف مت کرو۔

بعد از نماز مغرب ایک دفعہ جب کہ مسجد نبوی سے مکان جاتے ہوئے حضرتؒ کے ساتھ تنہا جا رہا تھا تو فرمایا کہ ابتداء میں میں جب یہاں آیا تو کئی حج یہاں سے عرفات تک پیدل کئے۔ پانی کی مشک اور سامان ضرورت اٹھائے ہوئے جب ہمارے رفقاء پیدل جاتے اور ذکر و اذکار میں محو ہوتے تو عجیب لطف ہوتا۔ اس قسم کے پُر از مشقت حج میں پہلی دفعہ جو کیفیت محسوس ہوئی وہ پھر نہ ہوئی میں نے عرفات کے میدان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے دو پلیٹوں میں دو تلی ہوئی مچھلیاں میرے سامنے رکھیں اور

فرمایا کہ ھذا حج مبرور وھذہ عمرۃ متقبلۃ۔ (یہ ایک مقبول حج اور دوسرا مقبول عمرہ ہے)۔

فرمایا: بعد از عصر مجلس میں قاری نے تلاوت فرمائی تو فرمایا: کہ قرآن مجید کی یہ حلاوت کسی اور چیز میں بھی ہے۔ یہ قرآن کریم کی نعمت ہے۔ الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام و شرفنا بہ۔ میں جب پہلی بار مدینہ حاضری میں حرم شریف میں حاضر ہوتا تو ایک عجیب خوشبو مزار مبارک کے اندر سے آتی تھی اور مجھے محسوس ہوتی تھی، جب رخصت ہو کر واپس جانے لگا تو رابغ تک محسوس ہوتی رہی، وہ ایک خاص قسم کی خوشبو تھی۔ جالی مبارک اور کلام پاک کی خوشبو اور حضورِ اقدس کے مزار کی خوشبو تو میری زبان سے بے اختیار نکلتا کہ یہ کفار یہاں آ کر کیوں یہ خوشبو نہیں پاتے کہ مسلمان ہو جائیں کوشش چاہیے کہ اسلام کی نعمت حاصل ہو۔ صحابہؓ کے اخلاق اور حضور کی صفات نصیب ہوں۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے مزار سے بعد از وفات خوشبو آنے لگی تھی اور اخبارات میں بھی نکلا، اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: بیشک یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کی مثال بارش جیسی ہے۔ لایدری فی اولہم خیرام فی آخرہ۔ اول میں بھی خیر ہے آخر میں بھی خیر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں علماء صلحاء اور مشائخ کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بایزید بسطامیؒ ایک دن نصاریٰ کے گرجے میں لباس نصاریٰ پہن کر تشریف لے گئے ان کی عبادت کا ایک خاص دن ہوتا ہے۔ جب پادری خطبہ دینے کھڑا ہوا تو اسکی زبان بند ہو گئی تو کہا کہ کسی اجنبی شخص کی وجہ سے میرے قلب پر اثر ہوا کہ زبان چلتی نہیں، لوگوں نے تلاش شروع کی مگر بایزید کو پہچان نہ سکے۔ جب پادری دوبارہ منبر پر کھڑا ہوا تو دوبارہ اسکی زبان بند ہو گئی تو تلاش شروع کروائی اور کہا کہ ظاہری لباس کو مت دیکھو بلکہ اجنبی چہرہ اور صورت کو پہچاننے کی کوشش کرو۔ صورت نئی تھی اور حضرت بایزید کو پہچان گئے، پادری کو بتلایا تو وہ آیا، ہاتھ چومے اور فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ اور کلمہ کیا پڑھا کہ مجلس میں جتنے لوگ تھے سب نے کلمہ پڑھا۔ مولانا رومؒ نے اس مقام پر لکھا ہے کہ شانِ الوہیت دیکھئے کہ ایک شخص کو لباس نصرانیت پہنا کر سینکڑوں ہزاروں سے لباس نصرانیت اتروا دیتا ہے۔ تو اللہ والوں کی بعض ظاہری چیزیں اس قسم کی ہوتی ہیں اور اس سے بھی اتنا خیر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگوں پر تنقید سے بچائے۔

خواجہ عزیزان رامتنیؒ سے کسی نے پوچھا تصوف کیا ہے؟ فرمایا اتصال و انفصال

جوڑنا اور توڑنا، یعنی اللہ سے جوڑنا اور مخلوق سے توڑنا ۔۔۔۔ سوال کرنے والا کپڑا بنتا تھا، جوڑنا توڑنا اس کا کام تھا، تو اس کے پیشے کے مطابق اسے جواب دیا۔ ایک دفعہ آپ خوارزم تشریف لے گئے تو شہر میں داخلہ کے وقت فرمایا کہ بغیر اذنِ ملکی اور خاص فرمان کے داخل نہیں ہو سکتا۔ بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ خواجہ عزیزان شہر میں اذن ملکی اور آپ کی سند سے داخل ہونا چاہتے ہیں، بادشاہ نے ہنسی مذاق کیا اور کہا کہ ہر نساج آئے گا اور اسے شاہی مہر دی جائے گی، اور ہنسی مذاق میں اجازت دی اور مہر لگوا دی۔ شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کے مزدوروں کے پاس پہنچ کر کہا کہ آج عزیزان کے ساتھ کام کرو مزدوری بہت ملے گی، کام آسان ہے ساتھ ہو لئے گئے عصر تک انہیں بٹھایا، نماز سکھائی مراقبہ کروایا اور اچھی خاصی مزدوری بھی دی۔ ہمارے مشائخ نے ایسی قربانیاں ہدایت کے لئے دیں دوسرے دن مزدوروں کا اور بھی جگھٹا ہو گیا، یہاں تک کہ بازار میں مزدور نہ ملتا تھا، شکایت بادشاہ تک پہنچی کہ ایسا شخص آیا ہے، اور اس نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ سارے مزدور اس کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو سارا انتظام گڑبڑ ہو جائے گا، کام کے لئے کوئی مزدور نہ ملے گا۔ بادشاہ نے خواجہ عزیزان کو بلایا اور کہا میں تو بادشاہ کی اجازت اور مہر سے یہاں داخل ہوا ہوں۔ بادشاہ نے یہ سن کر کہا کہ ارے یہ تو بڑا عقلمند ہے، ہم نے تو دیوانہ سمجھ کر مذاق کیا تھا۔ الغرض بادشاہ اور مصاحب بھی بیعت ہو گئے، ہمارے شاہ خالد رومی نے مکہ میں ایک خلیفہ کو اپنی طرف سے رقم بھیجی کہ میں تم کو دیتا رہوں گا، مگر کسی حاجی سے کچھ نہ لینا کہ ہمارے مشائخ پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے اور ان پر حرف نہ آئے، یہ تھے ہمارے اسلاف اور اکابر ۔

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم　　اذا جمعتنا یا جریر المجامع

جہاں بھی ہمارے بزرگوں نے قدم رکھا وہاں ایک عالم روشن کر دیا ہمارا مقصد بھی خدا کرے کہ صرف رضائے حق، قرب حق و رضائے حق ہو جائے، باقی سب (چھلکے) ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا: کہ مسجد نبوی کی فضیلت کہ ایک نماز کے عوض ایک ہزار کا ثواب ہے مردوں کے لئے ہے عورتوں کیلئے نہیں ان کیلئے گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ عورتیں بناؤ سنگھار کر کے اور عطر لگا کر جاتی ہیں، تو اور بھی برا ہے، ہاں چونکہ باہر سے دور دراز سے عورتیں سفر کر کے آتی ہیں، تو انہیں بھی چاہئے کہ سادہ اور باپردہ لباس میں جائیں اگر پورے پردے میں جاتی ہیں، شریعت کی حدود کے اندر رہتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سنت کا اجر اور بدلہ انہیں دیدے۔

(جاری ہے)